15واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 10 جون 2015

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

معذور افراد کے کوٹہ سے متعلقہ تفصیلات

412: محترمہ کنول: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمتوں میں بھرتی کے لئے معذور افراد کے لیے کوٹہ مختص ہے، مختص شدہ کوٹہ کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) معذور کوٹہ پر بھرتی کے لئے کیا معیار اور طریق کار ہے؟

(ج) یکم جنوری 2012ء سے آج تک S&GAD میں معذور کوٹہ پر کتنے افراد کو کس کس عہدہ، گریڈ اور پوسٹ پر بھرتی کیا گیا، ان کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ و گریڈ اور پتہ جات کی فہرست ایوان میں پیش کی جائے؟

(تاریخ وصولی 08 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ابتدائی طور پر نوٹیفیکیشن نمبر R-III-1/3978 مورخہ 28-12-1983 کے تحت تمام سرکاری ملازمتوں میں معذور افراد کے لیے ایک فیصد کوٹہ مختص کیا تھا۔ جسے بعد ازاں نوٹیفیکیشن 28-01-1999 کے تحت بڑھا کر 2% کر دیا گیا تھا جو کہ اب نوٹیفیکیشن نمبر SPR-IV(S&GAD)7-1/2012 مورخہ 11-03-2015 کے تحت بڑھا کر 3% کر دیا گیا ہے۔ ضمیمہ (الف)، (ب)، (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ب) معذور افراد کے لیے بھرتی کا وہی طریقہ کار اور معیار ہے جو عام طور پر باقی لوگوں کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔ سوائے اس کے کہ معذور افراد کو بھرتی کے لیے عمر میں 10 سال کی اضافی رعایت دی جاتی ہے۔ ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) یکم جنوری 2012 سے اب تک مندرجہ ذیل لوگوں کو معذور کوٹہ پر بھرتی کیا گیا۔ جس میں ایک عدد PMS آفیسر گریڈ 17 جو کہ ماسٹر ڈگری ہولڈر ہے۔ 3 عدد اسسٹنٹ BS-14 جن میں ایک عدد گریجوایٹ اور دو عدد ماسٹر ڈگری ہولڈرز ہیں۔ 04 عدد جونیئر کلرک BS-07 جن میں دو عدد انٹر میڈیٹ اور دو عدد گریجوایٹ ڈگری ہولڈرز اور ایک عدد نائب قاصد گریڈ 01-BS غیر تعلیم یافتہ شامل ہیں۔ مطلوبہ لسٹ ضمیمہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مئی 2015)

گوجرانوالہ ریجن میں کرپشن کیسز سے متعلقہ تفصیلات

484: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں سال 2012ء اور سال 2013ء میں کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے؟

(ب)مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے، کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں اور کتنے مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں؟

(تاریخ وصولی20جنوری2015 تاریخ ترسیل17مارچ2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں سال2012اور سال2013میں کرپشن کے 744مقدمات درج کئے گئے۔ سال2012میں419مقدمات درج ہوئے جبکہ سال2013میں325مقدمات درج کئے گئے۔

(ب)مذکورہ عرصہ میں 277مقدمات کے چالان اینٹی کرپشن گوجرانوالہ کی عدالت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ سال2012 کا ایک مقدمہ اور سال2013کے 65مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں جبکہ سال2012کے 418مقدمات اور سال2013 کے مقدمات پر فیصلہ جات کئے جا چکے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب10مئی2015)

ضلع گجرات میں مختلف گرانٹس کی درخواستوں سے متعلقہ تفصیلات

485: **محترمہ خدیجہ عمر**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)مالی سال13-2012ء اور14-2013ء کے دوران ضلع گجرات سے کتنی درخواستیں سکالرشپ، شادی گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ اور ماہانہ امداد کی وصول ہوئیں؟

(ب) کتنی درخواستوں پر فیصلہ ہو چکا ہے اور چیک تقسیم ہو چکے ہیں؟

(ج) کتنی درخواستیں کس کس دفتر میں کس کس بناء پر پینڈنگ ہیں، یہ درخواستیں کب سے پینڈنگ ہیں؟

(د) کتنی درخواستیں فنڈز کی کمی کی وجہ سے پینڈنگ ہیں، فنڈز کی فراہمی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی20جنوری2015 تاریخ ترسیل17مارچ2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)مالی سال13-2012اور14-2013کے دوران ضلع گجرات سے جو درخواستیں سکالرشپ، شادی گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ اور ماہانہ امداد کی وصول ہوئیں۔ان کی تفصیل یوں ہے:۔

گرانٹ	سال	درخواستیں موصول ہوئیں(گزٹیڈ)	درخواستیں موصول ہوئیں(نان گزٹیڈ)
سکالرشپ	2012	597	1012
	2013	546	1141

	2014	817	1235
شادی گرانٹ	2012	92	334
	2013	89	351
	2014	112	292
کفن ودفن	2012	26	298
	2013	07	315
	2014	00	210
ماہانہ امداد	2012	15	95
	2013	12	104
	2014	27	71

(ب) جن درخواستوں پر فیصلہ ہو چکا ہے اور چیک تقسیم ہو چکے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

گرانٹ	سال	چیکس جاری ہوئے (گزٹیڈ)	چیک جاری ہوئے (نان گزٹیڈ)
سکالرشپ	2012	486	903
	2013	468	993
	2014	712	1118
شادی گرانٹ	2012	91	328
	2013	89	349
	2014	111	291
کفن ودفن	2012	26	298
	2013	01	314
	2014	00	206
ماہانہ امداد	2012	14	93
	2013	11	104
	2014	23	71

(ج) جو درخواستیں جس جس دفتر میں جس جس بناء پر پینڈنگ ہیں اور یہ درخواستیں جب سے پینڈنگ ہیں تفصیل درج ذیل ہے:۔

تاہم اعتراضات کے متعلق درخواست گزار کو بذریعہ لیٹر آگاہ کر دیا گیا ہے۔ جیسے ہی ان اعتراضات کے جوابات موصول ہونگے ان کو بھی چیک جاری کر دیئے جائینگے۔

گرانٹ	سال	دفتر صوبائی بہبود فنڈ	دفتر ڈی سی اوز
سکالرشپ	2012	111	کوئی درخواست پینڈنگ نہ ہے۔
	2013	78	
	2014	105	

شادی گرانٹ	2012	01	35 کیسز اعتراضات کی وجہ سے زیر التواء ہیں، اعتراضات موصول ہونے پر انہیں بھی جلد ہی چیک جاری کر دیئے جائینگے۔
	2013	00	
	2014	01	
کفن ودفن	2012	00	کوئی درخواست پینڈنگ نہ ہے
	2013	01	
	2014	00	
ماہانہ امداد	2012	01	کوئی درخواست پینڈنگ نہ ہے۔
	2013	01	
	2014	04	

(د)دفتر پنجاب بہبود فنڈ میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے کوئی درخواست پینڈنگ نہیں ہے۔البتہ جن درخواستوں پر اعتراضات لگے ہیں ان اعتراض موصول ہونے پر ان سب کو چیکس جاری کر دیئے جائینگے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مئی 2015)

گوجرانوالہ ریجن میں اینٹی کرپشن کے درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

487: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)اینٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں کتنے تھانہ جات کس کس جگہ ہیں؟

(ب)ان تھانوں میں یکم جنوری 2013 سے آج تک کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ج)کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا؟

(د)اس وقت ان تھانوں کے کتنے ملزمان مفرور ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 جنوری 2015 تاریخ رسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں کل 07 تھانہ جات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1. تھانہ سرکل آفیسر اینٹی کرپشن گوجرانوالہ ضلع کونسل ہال کچہری روڈ گوجرانوالہ۔
2. تھانہ اینٹی کرپشن ہیڈ کوارٹر گوجرانوالہ ریجن ضلع کونسل ہال کچہری روڈ گوجرانوالہ۔
3. تھانہ سرکل آفیسر اینٹی کرپشن حافظ آباد پرانا سول ہسپتال علی پور روڈ حافظ آباد۔
4. تھانہ سرکل آفیسر اینٹی کرپشن سیالکوٹ برقلعہ سیالکوٹ۔
5. تھانہ سرکل آفیسر اینٹی کرپشن نارووال مین ظفروال روڈ نارووال۔

6. تھانہ سرکل آفیسر اینٹی کرپشن گجرات ریسٹ ہاؤس محکمہ بلڈنگ نزد 15 آفس جی ٹی روڈ گجرات۔
7. تھانہ سرکل آفیسر اینٹی کرپشن منڈی بہاؤالدین کمیٹی باغ منڈی بہاؤالدین

(ب)ان تھانوں میں یکم جنوری 2013 سے آج تک 733 مقدمات درج ہوئے جن کی سال وائز تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. سال 2013 میں 325 مقدمات درج ہوئے۔
2. سال 2014 میں 306 مقدمات درج ہوئے۔
3. جبکہ رواں سال 2015 میں اب تک 102 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ج)یکم جنوری 2013 سے آج تک 931 افراد کو گرفتار کیا گیا۔

(د)اس وقت ان تھانوں میں 46 ملزمان مفرور ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20 مئی 2015)

چوبرجی کوارٹرز گارڈنز اسٹیٹ میں الاٹمنٹ کی مدت ختم ہونے سے متعلقہ تفصیلات

631: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور "بی" بلاک میں یکم نومبر 2014 سے اب تک کون کونسے سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کی مدت بعد از ریٹائرمنٹ ختم ہو چکی ہے، مدت ختم ہونے کے بعد کون کون سے سرکاری گھروں کو کتنے کتنے عرصہ کے لئے گریس پیریڈ کے ساتھ مزید ایکسٹینشن دی گئی اور یہ اضافی مدت کب ختم ہو گی، ان الاٹیوں کے نام، عہدہ مع پتہ مکمل تفصیل دی جائے؟

(ب)چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور "بی" بلاک میں کتنے گھروں کو گریس پیریڈ اور اضافی مدت ختم ہونے کے بعد ان سے گھر خالی کروالئے گئے ہیں؟

(ج)کیا یہ درست ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور "بی" بلاک میں یکم نومبر 2014 سے اب تک کچھ الاٹیوں کو آٹھ ماہ اضافی مدت ختم ہونے کے بعد بھی مزید ایک سال تک تمام رولز RELAX کر کے EXTENSION دے دی گئی ہے یہ مزید مدت کس قانون اور پالیسی کے تحت دی گئی ہے، ان الاٹیوں کے نام و پتہ مع قانون و پالیسی کی تفصیل بنائی جائے؟

(د)کیا حکومت 52 بی چوبرجی کوارٹرز گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے موجودہ رہائشی کو رولز RELAX کر کے مزید ایکسٹینشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ)اگر جزو (د) کا جواب نہ میں ہے تو حکومت اصل حقدار کو اس کا حق دلانے کے لئے مذکورہ رہائش کب تک خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں، ایوان کو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2015 تاریخ ترسیل 24 مارچ 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور بی بلاک میں یکم نومبر 2014 سے اب تک کسی بھی سرکاری گھر کی الاٹمنٹ کی مدت بعد از ریٹائرمنٹ ختم نہیں ہوئی اور نہ ہی مذکورہ بلاک میں کسی بھی سرکاری گھر کی بابت ریٹائرمنٹ کے بعد گریس پیریڈ کے ساتھ مزید ایکسٹنشن دی گئی۔

(ب)اس ضمن میں جواب اوپر جزو(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج)یکم نومبر 2014 سے اب تک بی بلاک چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کسی بھی الاٹی کو آٹھ ماہ کی اضافی مدت ختم ہونے کے بعد مزید ایک سال کی ایکسٹنشن نہیں دی گئی اور ایسا کوئی بھی الاٹی موجود نہ ہے۔

(د)سرکاری رہائش گاہ نمبر B-52بی، چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کا قانونی رہائشی ملک آصف علی سینئر ڈرائیور مورخہ 16-12-2014 کو سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو گیا ہے۔ سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ پالیسی 1997 (ترمیم شدہ 2011) کی شق نمبر 33(b) کے تحت وہ ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے دو ماہ تک سرکاری رہائش گاہ رکھ سکتا ہے۔ اس کے بعد شق نمبر 33(c) کے مطابق مطلوبہ کوائف کی فراہمی کے بعد مجاز اتھارٹی مزید 6 ماہ گھر رکھنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ متعلقہ پیرہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

Para- 33(b) In case of dismissal, removal resignation, retirement from service, or transfer:	For a maximum period of two months
33(C) If further retention of the residence is required, in the event of retirement of an allottee.	Permission may be granted to retain the accommodation on payment of normal rent up to 6-months at the direction of the Government provided that the retired allottee submits a Surety Bond on Stamp Paper worth Rs.100/- undertaking that he/ she shall vacate the official

	residence after expiry of the permissible extension. This Surety Bond will be signed by two other allottees of the Government residences as "Guarantors". In case of violation, the allotment of the "Guarantors" shall be cancelled as a penalty without any notice.

موجودہ کیس میں چونکہ ملک آصف علی الاٹی کی درخواست مورخہ 2015-02-24 کے جواب میں کوائف مہیا کرنے کے متعلق 2 اپریل کو چٹھی بھیج دی گئی ہے۔ لہذا کاغذات آنے اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کی صورت میں الاٹی مورخہ 15 اگست 2015 تک رہائش گاہ نمبر B-52، چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور کا قبضہ رکھ سکتا ہے۔

(ہ) تفصیلات جواب پیرا "د" ہذا میں بیان کر دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 8 مئی 2015)

لاہور
مورخہ 8 جون 2015

رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری

15واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 10 جون 2015

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

بروز جمعرات مورخہ 19 فروری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

پنجاب حکومت کے زیر استعمال ہیلی کاپٹرز و دیگر تفصیلات

*2146: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب حکومت کے زیر استعمال ہیلی کاپٹر کتنے میں خریدا گیا؟

(ب) سال 13-2012 میں اس پر اخراجات کتنے آئے؟

(ج) اس کو کون کون افراد استعمال کر سکتے ہیں؟

(د) اس پر ماہانہ کتنا خرچ آتا ہے؟

(ہ) جولائی، اگست 2013 میں کن افراد نے استعمال کیا نیز اخراجات کی تفصیل بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب حکومت کے زیر استعمال ہیلی کاپٹر مالی سال 04-2003 میں 206 ملین روپے میں خریدا گیا۔

(ب) مالی سال 13-2012 میں ہیلی کاپٹر پر پٹرول، مرمت اور لینڈنگ پارکنگ کی مد میں 3,70,74,345/- (3 کروڑ 70 لاکھ 74 ہزار 3 سو 45) روپے خرچ ہوئے۔

(ج) حکومت پنجاب کے زیر استعمال MI-17 سرکاری ہیلی کاپٹر کا استعمال وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے تحت کسی بھی مفاد عامہ کے کام میں کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ قدرتی آفات یا ہنگامی حالات مثلاً سیلاب، بم دھماکے یا امن وامان کی صورت حال کے جائزے کے لئے اعلیٰ سرکاری افسران مثلاً چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری یا آئی جی صاحب بھی یہ ہیلی کاپٹر استعمال کر سکتے ہیں۔

(د) مالی سال 13-2012 کے مطابق پنجاب حکومت کے زیر استعمال ہیلی کاپٹر کا اوسطاً ماہانہ خرچ 30,89,529/- (30 لاکھ 89 ہزار 5 سو 29) روپے ہے۔

(ہ)جولائی،اگست2013میں جن افراد نے ہیلی کاپٹر استعمال کیا،ان کی فہرست "الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز جولائی،اگست2013میں ہیلی کاپٹر پر پٹرول،مرمت اور لینڈنگ پارکنگ کی مد میں-/15,00,202(15لاکھ2سو2)روپے خرچ ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب30دسمبر2014)

بروز جمعرات مورخہ19فروری2015کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

لاہور:جی اوآر1میں سرکاری رہائش گاہوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2153:میاں محمد اسلم اقبال:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)جی اوآرون لاہور میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں؟

(ب)یہ کن افراد کے لئے ہیں،ان کا گریڈ بتایا جائے؟

(ج)ان میں کتنی منسٹرز کے پاس ہیں اور کتنی بیوروکریٹس کے پاس ہیں؟

(د)قانونی طور پر ایک آفیسر کو کتنی رہائش گاہیں ملتی ہیں؟

(ہ)قانونی طور پر ایک منسٹر کو کتنی رہائش گاہیں ملتی ہیں؟

(و)اس وقت کتنے سرکاری آفیسران ناجائز طور پر سرکاری رہائش گاہوں پر قابض ہیں اور حکومت نے اس بارے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی23اگست2013 تاریخ ترسیل19نومبر2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)جی اوآر۔I۔(GOR-I) میں کل171سرکاری رہائش گاہیں ہیں۔

(ب)جی اوآر۔Iلاہور میں واقع سرکاری رہائش گاہیں درج ذیل افراد(آفیسرز)کو الاٹ کی جاتی ہیں۔

1۔ایڈیشنل چیف سیکرٹری،پنجاب

2۔چیئرمین،پنجاب پبلک سروس کمیشن۔

3۔چیئرمین،پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ۔

4۔چیئرمین، چیف منسٹر انسپیکشن ٹیم۔

5۔انتظامی سیکرٹریز، گورنمنٹ آف پنجاب۔

6۔ممبرز بورڈ آف ریونیو پنجاب۔

7۔ سپیشل سیکرٹری، گورنمنٹ آف پنجاب(BS-20)

(ج)جی او آر۔I کی سرکاری رہائش گاہوں میں 11 رہائش گاہیں صوبائی منسٹرز کے لیے مختص ہیں اور 117 رہائش گاہیں بیوروکریٹس کو الاٹ ہیں۔ دیگر 43 رہائش گاہوں میں سے 25 رہائش گاہیں لاہور ہائی کورٹ لاہور کی صوابدید پر ہیں۔ 9 رہائش گاہیں سپیکر، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی اور انتظامی افسران کے لئے مخصوص ہیں۔ 9 رہائش گاہوں میں دیگر دفاتر قائم ہیں۔

(د)قانونی طور پر ایک آفیسر کو ایک وقت میں صرف ایک ہی رہائش گاہ الاٹ کی جاتی ہے۔

(ہ)قانونی طور پر ایک منسٹر کو ایک وقت میں صرف ایک سرکاری رہائش گاہ ملتی ہے۔

(و)اس حد تک درست ہے کہ جو افسران لاہور سے باہر ٹرانسفر ہو چکے ہیں وہ پالیسی کے مطابق لاہور میں سرکاری گھر دو سال تک رکھ سکتے ہیں۔ تاہم ریٹائرڈ آفیسران صرف آٹھ ماہ تک سرکاری رہائش اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ جو سرکاری آفیسران پالیسی کے مطابق دی گئی مہلت سے زائد عرصہ سے سرکاری رہائش گاہ پر قابض ہیں ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2014)

بروز جمعرات مورخہ 19 فروری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

قواعد وضوابط سے ہٹ کر سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کی تفصیلات

*2985: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سول سیکرٹریٹ پنجاب، صوبائی اسمبلی پنجاب اور ہائی کورٹ کے ملازمین کے علاوہ کون کون سے سرکاری اداروں کے ملازمین کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں، ان کے نام، عہدہ، محکمہ اور جس اتھارٹی نے قواعد سے ہٹ کر سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کیں، ان کے نام و عہدہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب)کیاحکومت مذکورہ بالاملازمین جو قواعد کے مطابق سرکاری رہائش گاہ الاٹ کروانے کا حق نہیں رکھتے،انکی الاٹمنٹس کینسل کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج)کیاحکومت مذکورہ قواعد کی خلاف ورزیوں کے باعث جو ملازمین عرصہ پندرہ سے 24 سال سے انتظار کر رہے ہیں، جن کی کوئی سفارش نہ ہے اور میرٹ پر ہیں ان کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر کام کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 24 جنوری 2014)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)قواعد وضوابط میں نرمی کااختیار صرف وزیراعلیٰ صاحب کو ہے۔اسی اختیار کی بنیاد پر سول سیکرٹریٹ، صوبائی اسمبلی پنجاب اور لاہور ہائی کورٹ کے علاوہ سرکاری اداروں کے جن ملازمین کو سرکاری گھر الاٹ کئے گئے ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)چونکہ مذکورہ تمام الاٹمنٹس وزیراعلیٰ صاحب نے اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کی ہیں، لہذا یہ الاٹمنٹس کینسل نہیں کی جاسکتی ہیں۔

(ج)اس ضمن میں جواب جزو "ب" میں عرض کر دیا گیا ہے۔البتہ وسائل کی عدم دستیابی اور ملازمین کی کثیر تعداد کی وجہ سے سب کو سرکاری رہائش گاہ الاٹ کرنا ممکن نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2014)

بروز جمعرات مورخہ 19 فروری 2015 کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

لاہور:آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ ودیگر تفصیلات

*3054: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)2002 سے اب تک لاہور کی مختلف سرکاری رہائشی کالونیوں میں سرکاری گھروں میں کن کن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئی ہیں، ان ملازمین کا رجسٹریشن نمبر، تاریخ الاٹمنٹ، اسٹیٹ آفس میں سنیارٹی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب)ان ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں کس مجاز اتھارٹی نے الاٹ کی ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)دوران مرمت سول سیکرٹریٹ واسٹیٹ آفس کی دوسری جگہ منتقلی کے باعث اسٹیٹ آفس کا سال 2007 تک کا ریکارڈ ضائع ہو چکا ہے۔ البتہ بوقت ضرورت متعلقہ ریکارڈ دوبارہ مرتب کیا جاتا ہے۔ سال 2008 کے بعد کی معلومات تتمہ "الف" ایوان کی میز پر دی گئی ہیں۔

(ب)ان ملازمین کو وزیر اعلیٰ صاحب اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2014)

بروز جمعرات مورخہ 19 فروری 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: سول سیکریٹریٹ میں خزانہ کتب سے متعلقہ تفصیلات

*3591: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ سول سیکریٹریٹ لاہور میں دنیا کا دوسرا بڑا نایاب کتب کا خزانہ جو تقریباً 11 لاکھ کتابوں پر مشتمل ہے موجود ہے؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ برٹش میوزیم لائبریری کے بعد کتب کے اس خزانے کا کوئی پرسان حال نہ ہے؟

(ج)حکومت تاریخ کے اس عظیم خزانہ کتب کو وقت کے بے رحم ہاتھوں سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 06 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 27 مارچ 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، ایس اینڈ جی اے ڈی 1924 میں قائم ہوا جو برصغیر کا سب سے بڑا اور پرانا آرکائیوز ہے اور انڈیا آفس لائبریری لندن کے بعد دوسرا بڑا ذخیرہ دستاویزات ہے۔ پنجاب

میں آرکائیوز کے لیے کوئی جدید مخصوص عمارت نہیں بنائی گئی اس لیے تاریخی دستاویزات کے مجموعے کو سول سیکرٹریٹ میں مختلف پرانی عمارتوں میں رکھا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

i. مقبرہ انارکلی کی عمارت میں 1640 سے 1900 تک کی دستاویزات ہیں۔ جن میں فارسی ریکارڈ بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک میوزیم بھی بنایا گیا ہے جس میں کچھ نوادرات بھی رکھے گئے ہیں۔

ii. ایس اینڈ جی اے ڈی بلاک میں 1901 سے 1947 تک کا ریکارڈ موجود ہے۔

iii. سنٹرل ریکارڈ آفس میں 1948 سے 1995 کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔ 09-2008 میں مرمت کے دوران اس ریکارڈ کو سول سیکرٹریٹ کے (اپچ) بلاک میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

iv. نیو ریکارڈ آفس انسپکٹر جنرل آف پولیس کی پرانی بلڈنگ میں موجود ہے۔ یہاں 1996 سے لے کر 2000 تک کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔

v. سیکرٹریٹ لائبریری پنجاب کی قدیم لائبریری ہے جس کا قیام 1914 میں عمل میں لایا گیا۔ اس میں 70,000 کتابیں ہیں۔ سب سے قدیم کتاب 1616 کی ہے۔ عمارت کی خستہ حالت کے سبب اس لائبریری کو سول سیکریٹریٹ کے قریب کوآپریٹو یونین کی عمارت کو کرائے پر لے کر منتقل کیا گیا ہے۔

آرکائیوز ونگ، ایس اینڈ جی اے ڈی، سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز کی سربراہی میں درج ذیل امور سرانجام دیتا ہے:۔

i. تاریخی دستاویزات کی حفاظت و بحالی۔

ii. تحقیق کے کام میں آسانی پیدا کرنا اور انتظامی اور تحقیقی استعمال کے لیے تاریخی دستاویزات تک رسائی میں سہولت لانا۔

iii. حوالہ جاتی مقاصد کے لیے حکومتی ریکارڈ کو اکٹھا کر کے محفوظ کرنا۔

iv. مقبرہ انارکلی میں قائم تاریخی میوزیم کی دیکھ بھال۔

v. آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ منسلکہ پبلک لائبریریوں کا قیام اور ترقی۔

vi. محکمہ ہذا کی زیر نگرانی مجلس زبان دفتری کے ذریعے پنجاب میں اردو زبان کی ترویج و ترقی۔
حکومت پنجاب کے متعدد محکموں کا اے کیٹیگری کا ریکارڈ 1947 تا 1990 چیف سیکرٹری بلاک میں قائم سنٹرل ریکارڈ آفس میں رکھا گیا تھا۔ 09-2008 میں اسے ختم کر کے میٹنگ ہال بنا دیا گیا۔ بعد ازاں اسے 09-2008 میں سیکریٹریٹ کے (اتچ) بلاک میں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔ آرکائیوز کی اپنی عمارت تیار ہونے پر اسے وہاں منتقل کر دیا جائے گا۔

(ب) سیکرٹریٹ لائبریری کا قیام سول سیکرٹریٹ کے اندر ہی 1914 میں عمل میں آیا جسے ماضی میں سیکریٹریٹ پریس کے طور پر استعمال کیا گیا۔ سکھ دور حکومت میں اسے بطور اصطبل استعمال کیا گیا اسی نسبت سے یہ "اولڈ سٹیبل بلاک" یعنی پرانا اصطبل بلاک کہلاتا ہے۔ اس کی 300 الماریوں میں 70,000 سے زائد کتب ہیں۔ سیکریٹریٹ لائبریری میں تین دوسری لائبریریوں کے ذخائر بھی موجود ہیں جن میں چیف سیکرٹری لائبریری، آرکائیوز لائبریری اور بورڈ آف ریونیو کی لائبریری شامل ہے۔ لائبریری کی بلڈنگ خستہ حالت ہو جانے کے باعث بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے اسے "خطرناک" قرار دے دیا۔ 2013 میں اس کی ایک دیوار کو بھی نقصان پہنچا۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے بلڈنگ خالی کرنے کی تنبیہ کر دی تاکہ انسانی جانوں اور اثاثے کو محفوظ رکھا جا سکے۔ (منسلکہ۔ 1 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اس مقصد کے لیے سول سیکریٹریٹ کے قریب کورٹ سٹریٹ میں کوآپریٹو یونین کی ایک عمارت کرائے پر لے کر کتب کو وہاں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔

(ج) سابق چیف سیکرٹری پنجاب کی ہدایات پر آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "سٹیٹ آف دی آرٹ" بلڈنگ کے قیام کی سکیم تیار کی تھی تاکہ اس میں ریکارڈ اور تاریخی دستاویزات رکھی جا سکیں۔ مذکورہ بلڈنگ کے قیام کی جگہ سیکریٹریٹ کے احاطے میں موجود لائبریری کے مقام کو چنا گیا۔ چیف آرکیٹیکٹ پنجاب نے اس مقصد کے لیے ایک ڈیزائن تیار کیا اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے 187.542 ملین روپے کا ایک تخمینہ تیار کیا۔ پی اینڈ ڈی محکمے سے دو مرتبہ درخواست کی گئی کہ وہ اس سکیم کو اے ڈی پی 13-2012 اور 14-2013 میں شامل کرے اور ساتھ ہی تعمیراتی مقصد کے لیے 100.000 روپے بطور ٹوکن منی (عطیاتی رقم) تجویز کرے۔

تاہم ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی زیر صدارت کئی اجلاس منعقد ہوئے جس میں مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے منصوبے پر سنجیدہ سوچ و بچار کی گئی تاکہ اس میں تاریخی دستاویزات اور لائبریری کی کتب کو رکھا جاسکے۔اس سلسلے میں ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو پنجاب اور سیٹلمنٹ کمشنر نے 96۔اے،اپر مال،لاہور،جمخانہ کلب کے سامنے 11 کنال اور 7 مرلہ پر مشتمل ایک پلاٹ کی نشاندہی کی جس کا خسرہ نمبر 2057 ہے۔میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس جگہ کی قیمت کا تعین کرے گا تاکہ اسے آرکائیوز ونگ کی مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے لیے آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا جاسکے۔یہ پلاٹ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا لہذا ڈی جی،ایل ڈی اے سے بھی رائے لی گئی انہوں نے مطلع کیا کہ اس پلاٹ کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے لہذا ابھی وہ کوئی رائے نہیں دے سکتے۔

اس کے علاوہ آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "ذخیرہ دستاویزات کی مرمت و بحالی" کے عنوان سے ایک نظر ثانی شدہ سکیم بھی منظور کروائی (منسلکہ۔III ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔اس سکیم کی مجموعی لاگت 67.000 ملین روپے تھی جس میں سے 2.00 ملین روپے مختلف آلات و مشینری وغیرہ کی خریداری پر صرف ہو چکے ہیں۔مذکورہ سکیم کی تکمیل کے سلسلے میں مزید خریداری اور عملے کی بھرتی کے اخراجات کے سلسلے میں پی اینڈ ڈی سے باقی فنڈ مانگا گیا لیکن تاحال یہ فنڈ نہیں ملا۔ (منسلکہ۔IIII ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

اس ضمن میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ پاکستان میں پنجاب کے علاوہ باقی صوبوں اور وفاقی حکومت کے پاس تاریخی دستاویزات کو محفوظ کرنے کے لیے مخصوص جدید عمارتیں موجود ہیں جبکہ پنجاب آرکائیوز ابھی تک ایسی جدید عمارت سے محروم ہے۔اس لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو دسمبر 2013 میں ایک سمری بھجوا کر گزارش کی گئی کہ سیکرٹریٹ لائبریری بلڈنگ کی جگہ پر اسی طرز کی ایک عمارت بنادی جائے۔سمری کے ساتھ بلڈنگ کا ڈیزائن اور تخمینہ بھی لف کیا گیا علاوہ ازیں "بحالی دستاویزات" کی منظور شدہ اسکیم کے حوالے سے مشینری کی خریداری اور عملے کی بھرتی کے سلسلے میں بھی اسی سمری میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو فنڈ جاری کرنے کی التجاء کی گئی ہے۔اس سمری میں

جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے چیف سیکرٹری پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی کے ساتھ مل کر مجوزہ اسکیم کے نفاذ کے لیے وسائل وطریق کار تلاش کر کے انہیں برائے احکامات سمری ارسال کی جائے۔

اس حوالے سے چیف سیکرٹری پنجاب کے آفس چیمبر میں مورخہ 23 اکتوبر کو ایک اجلاس ہوا جس میں سیکرٹری آرکائیوز ولائبریریز، سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور چیف انجینئر پنجاب (نارتھ زون) نے شرکت کی (منسلکہ۔iv ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔) اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ :۔

(الف) محکمہ ہذا ایک ہفتے کے اندر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب، کے دفتر سے منظور شدہ ڈیزائن پر پی سی۔I تیار کرائے گا۔

(ب) ایس اینڈ جی اے ڈی فنڈز کے حصول کے لیے کیس پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائے گا جو ایس اینڈ جی اے ڈی سیکٹر کی مکرر تعین (Re-Allocation) سے ہو گا۔

اجلاس کے فیصلے کی روشنی میں پنجاب آرکائیوز کی بلڈنگ کی تعمیر کے حوالے سے پی سی۔I تیار کر کے سیکرٹری آئی اینڈ سی، ایس اینڈ جی اے ڈی کو مزید کارروائی کے لیے بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لیے فنڈ جاری کر دیئے جائیں تو ان تاریخی دستاویزات کے خزانے کو آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بہتر طور پر محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2015)

لاہور: جی او آر (ون) میں رہائش پذیر افسران اور وزرأ کے بجلی و ٹیلی فونز کے بلز کی تفصیلات

*2154: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جی او آر ون لاہور کے اندر رہنے والے سرکاری افسران اور وزرأ ہر ماہ کتنی قیمت کی بجلی استعمال کر سکتے ہیں؟

(ب) جون 2012 سے ان تمام کے اب تک کے بجلی بلز کی ادائیگی کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) جی او آر ون میں رہائش پذیر افسران و وزیروں کے ٹیلی فون کے بلز کی Limit بیان کی جائے اور مذکورہ بالا عرصہ کے بلز کی ادائیگی کی تفصیلات سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 26 اگست 2013 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2013)

جواب موصول نہیں ہوا

سال 12-2011 کے دوران پبلک سروس کمیشن کی جانب سے کی گئی تقرریوں کی تفصیلات

*2470: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن نے گزشتہ سال 12-2011 میں کن کن اداروں کے لیے کتنی اسامیوں کو مشتہر کیا، انٹرویو کئے اور ازاں بعد تقرری کی سفارش کی؟

(ب) محکمہ سے اسامیوں کی ڈیمانڈ آنے کے کتنے عرصہ کے دوران تمام درخواست دہندگان کی درخواستوں کو زیر غور لا کر تقرری کی سفارشات تیار کر لی جاتی ہیں؟

(ج) کمیشن نے سفارش اور بوٹی مافیا کے سدباب کے لیے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس کا جواب انڈکس (A) میں تصدیق شدہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) اس کا جواب انڈکس (B) میں تصدیق شدہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحانی سسٹم میں بوٹی مافیا کا کوئی وجود نہیں۔ امتحان سے پہلے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کی طرف سے تمام امتحانی مراکز پر دفعہ 144 نافذ ہوتی ہے۔ ہر امتحانی سنٹر پر پولیس بھی تعیناتی ہوتی ہے اور کوئی بھی غیر مجاز شخص امتحانی سنٹر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ تمام امتحانی مراکز میں کمیشن کا سپروائزری اسٹاف تعینات ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ کمیشن کے ممبران صاحبان، سیکیورٹی آفیسر اور ایڈمنسٹریشن تن دہی سے امتحانی سنٹر میں چیکنگ کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 3 اپریل 2014)

صوبہ میں ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن کمیٹیاں بنانے کی تفصیلات

*3111: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیاں بنائی گئی ہیں؟

(ب) ان کمیٹیوں کے ممبران کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) یہ کمیٹیاں کس قاعدہ/قانون کے تحت بنائی گئی ہیں؟

(د) کیا ان کمیٹیوں میں کس سیاسی جماعت کے افراد کو نمائندگی دی گئی ہے اگر ہاں تو ان سیاسی افراد کا تعلق کن کن سیاسی جماعتوں سے ہے؟

(ہ) یہ کمیٹیاں کب اور کس نے بنائی ہیں، اس کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) ان کمیٹیوں کو بنانے کا جواز کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب موصول نہیں ہوا

لاہور: محکمہ اینٹی کرپشن میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3171: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن لاہور ریجن کون کون سے اضلاع آتے ہیں؟

(ب) ہر ضلع میں اینٹی کرپشن کے کتنے تھانہ جات ہیں؟

(ج) اس ریجن کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل مد وائز بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران لاہور ریجن میں کام کرنے والے محکمہ اینٹی کرپشن کے کس کس ملازم کے خلاف اینٹی کرپشن کا مقدمہ درج ہوا ہے، اس کا نام، عہدہ اور گریڈ نیز ان کے خلاف جو ایکشن لیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 30 جنوری 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن لاہور ریجن میں مندرجہ ذیل اضلاع آتے ہیں:۔

(1) لاہور

(2) شیخوپورہ

(3) ننکانہ صاحب

(4) قصور

(ب) ہر ضلع میں اینٹی کرپشن کا ایک تھانہ ہے مگر ضلع لاہور میں ریجنل ہیڈ کوارٹر ہونے کی وجہ سے دو تھانے ہیں۔

(ج) مالی سال 2012-2011 کے دوران -/3,73,95,365 (3 کروڑ 73 لاکھ 95 ہزار 3 سو 65) روپے خرچ ہوئے۔ مدوائز تفصیل فلیگ "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ مالی سال 2013-2012 کے دوران -/4,41,24,740 (4 کروڑ 41 لاکھ 24 ہزار 7 سو 40) روپے خرچ ہوئے۔ مدوائز تفصیل فلیگ "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سالوں کے دوران مقدمہ نمبر 2012/56 تھانہ اینٹی کرپشن ریجن لاہور بر خلاف محمد شہزاد کانسٹیبل / پراسس سرور BS-5 بابت گمشدگی فائل مقدمہ درج ہوا۔ تفتیش مکمل ہونے کے بعد چالان عدالت میں بھجوایا گیا ہے جو کہ اینٹی کرپشن عدالت میں زیر سماعت ہے۔

مزید یہ کہ سال 2012-2011 اور سال 2013-2012 کے دوران صابر حسین سینئر کلرک BS-9 / سابقہ کیئر ٹیکر کے خلاف بجٹ میں خورد برد وغیرہ کرنے پر 21 مقدمات درج کئے گئے جن میں سے چھ مقدمات میں مقبول احمد، سابقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر / DDO (BS-17) بھی ملوث تھا، جن کی تفتیش اینٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں ہو رہی ہے۔ تفصیل (فلیگ "سی") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2014)

پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ اسامیوں پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*4878:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)مالی سال13-2012اور14-2013ء میں کس کس سرکاری محکمہ نے کس کس اسامی کی کتنی اسامیوں کے لئے، پنجاب پبلک سروس کمیشن کوRequests بھجوائیں اور پنجاب پبلک سروس کمیشن نے پروسس مکمل کرکے کس کس محکمہ کی کتنی اسامیاںRecommend کرکے واپس متعلقہ محکموں کو بھجوائیں؟

(ب)پنجاب پبلک سروس کمیشن میں چیئرمین اور ممبرز کس کس قانون کے تحت اور کس کوالیفیکیشن کے مطابق اور کتنی مدت کے لیے لگائے جاتے ہیں اور کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

(ج)پنجاب پبلک سروس کمیشن میں اس وقت کون چیئرمین ہے اور کون کون ممبرز ہیں؟

(تاریخ وصولی04جون2014 تاریخ ترسیل10جولائی2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)مالی سال13-2012اور14-2013میں جن محکموں نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو اپنی ڈیمانڈ بھجوائی ان کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)پنجاب پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین اور ممبرز کا تقرر پی پی ایس سی آرڈیننس1978ء کے تحت گورنر پنجاب کرتے ہیں۔ گورنر پنجاب ایک ممبر کو چیئرمین نامزد کرتے ہیں۔ چیئرمین اور ممبرز کی مدت ملازمت تین سال ہوتی ہے۔

(i) کوالیفیکیشن:

گریڈ21-22کے وہ افسران جو پاکستان کی سروس میں رہ چکے ہوں ان کی تعداد کل تعداد کے نصف سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ حاضر سروس گورنمنٹ ملازم ممبر نامزد نہیں کیا جائے گا۔

(ii) درج ذیل شعبوں سے کم از کم ایک ممبر نامزد کیا جائے گا:۔

- اعلیٰ عدلیہ کے ریٹائرڈ جج

- ریٹائرڈ میجر جنرل یا مساوی رینک کا مسلح افواج کا افسر
- پبلک یا پرائیویٹ سیکٹر سے ایسی خواتین جو صوبائی حکومت کے قوانین کے مطابق تعلیمی اور تجربہ کی بنیاد پر پورا اترتی ہیں۔
- ایسے ریٹائرڈ پیشہ وارانہ افراد جو گریڈ 20 یا اس سے زیادہ گریڈ کے ہوں اور ایجوکیشن، میڈیسن یا انڈسٹری، فارنزک، ماحولیات، انفارمیشن ٹیکنالوجی، قانون یا کسی اور پیشہ وارانہ شعبے میں کم از کم پندرہ سالہ تجربہ رکھتے ہوں۔

(ج) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین اور ممبرز کی لسٹ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 ستمبر 2014)

جی او آر I، II اور III کے رہائشیوں سے ہاؤس رینٹ کے علاوہ پانچ فی صد کٹوتی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5257: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آرز I to III وحدت کالونی اور چوبرجی کوارٹرز کے رہائشی تمام سرکاری افسران و ملازمین کے ہاؤس ایڈوانس کی کٹوتی کے علاوہ مزید پانچ فی صد ہاؤس رینٹ کی کٹوتی بھی کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مکانوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے سالانہ Maintenance اور سپیشل مرمت کی مد میں رقم مختص کی جاتی ہے؟

(ج) سالانہ Maintenance اور سپیشل مرمت میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں نیز درج بالا مکانوں میں فنڈز تقسیم کرنے کا کیا Criteria ہے اور یہ فنڈز تقسیم کرنے کی اتھارٹی کون ہے؟

(د) مالی سال 2012ء سے آج تک درج بالا مقصد کے لئے مذکورہ بالا کالونیوں میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور کس کس مکان میں کتنے کتنے پیسے خرچ کئے گئے، ہر مکان پر خرچ اور کس کس چیز پر ہوئے، کی فرداً فرداً تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2014 تاریخ ترسیل 01 جنوری 2015)

جواب موصول نہیں ہوا

گوجرانوالہ: محکمہ اینٹی کرپشن میں زیرالتواء انکوائریوں سے متعلقہ تفصیلات

*5388: میاں طارق محمود: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ریجنل آفس گوجرانوالہ محکمہ اینٹی کرپشن میں اس وقت تقریباً ڈپٹی ڈائریکٹر کی 3، اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی 11 اور دیگر سٹاف کی مجموعی طور پر 35 سیٹیں خالی ہونے کی وجہ سے اس ریجنل میں 500 انکوائریاں التواء کا شکار ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ریجنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن گوجرانوالہ بھی علالت کی وجہ سے دفتر نہیں آتے اور گھر میں بیٹھ کر دفتری امور سرانجام دیتے ہیں جس سے سائلین کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا؟

(ج) کیاحکومت اس دفتر کے یہ تمام مسائل حل کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی 05 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2015)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) اس وقت اینٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں ڈپٹی ڈائریکٹرز کی 5 اسامیاں اور اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی 13 اسامیاں خالی ہیں۔ جبکہ دیگر سٹاف کی 31 اسامیاں خالی ہیں۔ ان اسامیوں کا خالی ہونا انکوائریز کے زیرالتواء ہونے پر اثرانداز نہیں ہوتا۔ انکوائریز تفتیشی افسران کے سپرد کر دی جاتی ہیں جو وقتاً فوقتاً ان کی تکمیل کرتے رہتے ہیں۔ ہاں البتہ ڈپٹی ڈائریکٹر تفتیش اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر تفتیش کی اسامیاں خالی ہونے سے موجودہ تفتیشی افسران پر کام کا زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے۔

(ب) ریجنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ گوجرانوالہ ڈاکٹر سہیل انور چودھری محکمانہ کورس بمقام MPDD لاہور میں کر رہے تھے جو 6 فروری 2015 تک جاری رہا۔ ڈائریکٹر مہروں کے کھسکنے کے باعث نومبر کے آخری دو ہفتے میڈیکل رخصت پر رہے۔ دریں اثنا محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن حکومت پنجاب نے ڈائریکٹر کو دسمبر کے پہلے ہفتے میں شروع ہونے والے پروموشن کورس میں شرکت کرنے کی ہدایت کی۔ ڈائریکٹر نے کورس میں شرکت کی جو چھ فروری تک جاری رہا اس

دوران دفتری فائلیں اور دفتری امور روزانہ شام کو باقاعدگی سے ملاحظہ کرتے رہے اور بروز ہفتہ اور اتوار گوجرانوالہ میں دفتری فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سائلین کو بھی سنتے رہے۔

(ج) حکومت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ عوام کے مسائل فوری حل کرے۔اسے اچھے عملے کی کمی کا سامنا رہا ہے۔تاہم عملے کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اقدام کئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اپریل 2015)

محکمہ اینٹی کرپشن کی افرادی قوت اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*5425: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن کی کل افرادی قوت بشمول ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے ملازمین کتنی ہے اور اس محکمہ کے لئے سال 14-2013 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) محکمہ نے صوبہ بھر میں سال 2013 اور 2014 دو سالوں میں کل کتنے چالان مکمل کر کے عدالتوں میں بھیجے، ان کی ڈویژن وائز تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن کی کل افرادی قوت بشمول ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے ملازمین کی کل تعداد 1713 ہے جس کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ کہ سال 14-2013 کے لئے بجٹ میں محکمہ کو -/56,07,27,000 (56 کروڑ 7 لاکھ 27 ہزار) روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) محکمہ نے صوبہ بھر میں سال 2013 اور 2014 دو سالوں میں کل 2342 چالان مکمل کر کے عدالتوں میں بھیجے ان کی ڈویژن وائز تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مئی 2015)

ضلع لاہور: سال 2012ء اور 2013ء میں اینٹی کرپشن کیسز کی تفصیلات

*5584: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال 2012ء اور 2013ء کے دوران کرپشن کی وجہ سے کتنے سرکاری افسران و اہلکاران کو گرفتار کیا گیا؟

(ب)اینٹی کرپشن نے جن سرکاری افسران واہلکاران کو گرفتار کیاان کے خلاف کس کس نوعیت کے مقدمات کن کن تھانوں میں درج کئے گئے تھے؟

(ج)ان میں سے کتنے افسران واہلکاران کے خلاف کارروائی کی گئی اور کرپشن کی کتنی رقم واپس سرکاری خزانہ میں جمع کروائی گئی؟

(تاریخ وصولی26دسمبر2014 تاریخ ترسیل24مارچ2015)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)ضلع لاہور میں سال2012اور2013کے دوران کرپشن کی وجہ سے85سرکاری افسران واہلکاران کو گرفتار کیا گیا۔

(ب)اینٹی کرپشن نے گرفتار کئے گئے سرکاری افسران واہلکاران کے خلاف تھانہ اینٹی کرپشن لاہور، تھانہ اینٹی کرپشن ہیڈکوارٹر لاہور اور تھانہ اینٹی کرپشنDACE HQمیں زیر دفعہ 161/471/468/420ت پ47(2) 5 PCAکے تحت مقدمات کااندراج کیا گیا۔

(ج)تمام گرفتار کئے گئے سرکاری افسران واہلکاران کے خلاف حسب ضابطہ قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی اوران سے کرپشن کی رقم مبلغ-/22,25,140 (22لاکھ25ہزار1سو40)روپے برآمد کرکے ڈبل لاک ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس لاہور میں جمع کروائی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب12مئی2015)

پی پی ایس سی کی موجودگی میں این ٹی ایس کے امتحانات کا جواز

*5848:جناب امجد علی جاوید:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیایہ درست ہے کہ آئین کے تحت صوبہ میں سرکاری ملازمتوں کے لئے امتحان اور مختلف ٹیسٹ لینا پنجاب پبلک سروس کمیشن کی ذمہ داری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ سال سے ملازمتوں کے لئے کوالیفائی کرنے کے لئے امتحان اور ٹیسٹ لینے کی ذمہ داری ایک پرائیویٹ تنظیم این ٹی ایس کے حوالے کر دی گئی ہے کیا یہ پبلک سروس کمیشن کے اغراض و مقاصد سے انحراف نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ادارہ امیدواروں سے پبلک سروس کمیشن کی نسبت زیادہ فیس وصول کر رہا ہے؟

(د) کیا حکومت اس صورت حال کی اصلاح اور پنجاب پبلک سروس کمیشن سے اس کے مینڈیٹ کے مطابق کام لینے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ آئین کے آرٹیکل 242 کے تحت صوبے میں سرکاری ملازمتوں کے لیے امتحان اور مختلف ٹیسٹ لینا پنجاب پبلک سروس کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ تاہم پنجاب سول سرونٹس اپوائنٹمنٹ اینڈ کنڈیشن آف سروس رولز 1974 اور پنجاب پبلک سروس کمیشن آرڈیننس 1978ء کے تحت کمیشن صرف BS-16 & Above اور نچلے درجے کی کچھ ملازمتوں پر بھرتی کے لئے امتحان لینے کا مجاز ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مختلف سرکاری ملازمتوں کے لیے امتحانات اور ٹیسٹوں کا اختیار پرائیویٹ تنظیم این ٹی ایس کو دیا جا رہا ہے۔ تاہم بھرتی پالیسی 2004 کے پیرا نمبر (vi)13 کے تحت متعلقہ سلیکشن کمیٹیوں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ BS-15 اور اس سے نیچے کی ملازمتوں پر بھرتی کے لیے ٹیسٹ اور انٹرویو کا انعقاد کریں۔ اس سلسلہ میں کچھ محکمے وزیر اعلیٰ کی منظوری سے این ٹی ایس کی خدمات سے استفادہ حاصل کرتے ہیں تاکہ میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کی جا سکے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ ادارہ اس کام کے لیے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی نسبت دگنی فیس وصول کر رہا ہے۔ حال ہی میں پنجاب پبلک سروس کمیشن نے اسسٹنٹ اور سٹینو گرافر کی پوسٹ کے

لیے400روپے فیس وصول کی ہے۔ جبکہ این ٹی ایس نے ایجوکیٹر کی پوسٹ کے لیے450روپے فیس وصول کی ہے۔

(د)حکومت پہلے ہی پنجاب پبلک سروس کمیشن سے اس کے مینڈیٹ کے مطابق کام لے رہی ہے تاہم بہتری کی گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب8جون2015)

بینوولینٹ فنڈ سے ملنے والی گرانٹس میں اضافے کا مسئلہ

*5857:جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیایہ درست ہے کہ مختلف گریڈ کے سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے بینوولینٹ فنڈ کی کٹوتی تنخواہ کے 3فیصد کے حساب سے کی جاتی ہے جس کی رقم تنخواہ میں اضافہ کے ساتھ بڑھتی رہتی ہے؟

(ب)کیایہ بھی درست ہے کہ سرکاری ملازمین کوان سروس وفات کی صورت میں دی جانے والی ماہانہ امداد،بچوں کے لئے وظیفہ اور تجہیز وتکفین گرانٹس کے لئے رقم فکس ہے اوراس میں مدت ملازمت یامہنگائی کے ساتھ اضافہ نہیں ہوتا؟

(ج)اوپر دی گئی تمام مدات کی رقم کس سال میں طے کی گئی تھی اس میں آخری مرتبہ کب اضافہ کیا گیا تھا؟

(د)کیا بڑھتی ہوئی مہنگائی کے تناسب سے حکومت ان میں اضافہ کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

(تاریخ وصولی13جنوری2015 تاریخ ترسیل13مارچ2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)یہ درست ہے کہ مختلف سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے بینوولینٹ فنڈ کی کٹوتی تنخواہ کے 3فیصد کے حساب سے کی جاتی ہے جس کی رقم تنخواہ میں اضافے کے ساتھ بڑھتی رہتی ہے۔

(ب)یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ملازمین کوان کی وفات کی صورت میں دی جانے والی ماہانہ امداد،بچوں کے لئے سکالرشپ اور تجہیز وتکفین کے لئے رقم فکس ہے جو کہ دو درجہ بندیوں گزیٹیڈاور نان گزیٹیڈ کے حساب سے دی جاتی ہیں اوران میں بورڈ کے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے وقتاًفوقتاً اضافہ کیا جاتا ہے۔

(ج)اوپر دی گئی تمام مدات کی رقم بورڈ کی تشکیل کے ساتھ ہی طے کی گئی تھی اور آخری مرتبہ 01-01-2002اور بعدازاں سال 2011اور 2014میں اضافہ کیا گیا تھا۔

(د)حکومت بورڈ کی آمدنی کے وسائل کا بغور جائزہ لے رہی ہے۔اگر آمدنی کے وسائل کے مطابق اضافہ ممکن ہوا تو محکمہ خزانہ کی مشاورت سے اضافہ کرنے پر غور کیا جائیگا۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2015)

ضلع ساہیوال: مختلف نوعیت کی گرانٹس سے متعلقہ موصول ہونے والی درخواستوں کی تفصیلات

*5903:جناب محمد ارشد ملک،ایڈووکیٹ:کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)مالی سال 12-2011اور 14-2013کے دوران ضلع ساہیوال سے کتنی درخواستیں سکالرشپ،شادی گرانٹ،ڈیتھ گرانٹ اور ماہانہ امداد کی وصول ہوئیں،درخواست دہندگان کے نام وپتہ جات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب)کتنی درخواستوں پر فیصلہ ہو کر چیک تقسیم ہو چکے ہیں؟

(ج)کتنی درخواستیں کس کس دفتر میں کس کس بناء پر Pending ہیں اور یہ درخواستیں کب سے Pending ہیں؟

(د)کتنی درخواستیں فنڈز کی کمی کی وجہ سے Pending ہیں اور اگر ایسا ہے تو فنڈز کی فراہمی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 30 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 19 مارچ 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)مالی سال 13-2012اور 14-2013کے دوران ضلع ساہیوال سے جو درخواستیں سکالرشپ، شادی گرانٹ،ڈیتھ گرانٹ اور ماہانہ امداد کی وصول ہوئیں۔ان کی تفصیل یوں ہے۔

نام گرانٹس	سال	جو درخواستیں دفتر بہبود فنڈ لاہور موصول ہوئیں	جو درخواستیں دفتر بہبود ڈی سی او ساہیوال کو موصول ہوئیں	کل تعداد درخواستیں
وظیفہ گرانٹس	2011-12	1248	681	1929
	2013-14	2088	1210	3298

کفن دفن گرانٹس	2011-12	60	234	294
	2013-14	87	153	240
شادی گرانٹس	2011-12	181	233	414
	2013-14	214	234	448
ماہانہ گرانٹس	2011-12	36	123	159
	2013-14	48	148	196

نوٹ:درخواست دہندگان کے نام وپتہ جات کی تفصیل ضمیمہ (الف)اور ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)جن درخواستوں پر فیصلہ ہو چکا ہے اور چیک تقسیم ہو چکے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام گرانٹ	سال	درخواستیں جن کے چیک جاری ہوئے (بہبود فنڈ لاہور)	درخواستیں جن کے چیک جاری ہوئے (DCO ساہیوال)
تعلیمی وظیفہ	2011-12	1010	681
	2013-14	1780	305 درخواستوں کی پڑتال کی گئی ہے جو کہ مکمل / درست ہیں جن کی منظوری ڈسٹرکٹ بہبود فنڈ بورڈ ساہیوال سے حاصل کی جائے گی اور بعد ازاں ان کے چیکس جاری کر دیئے جائیں گے۔
تجہیز و تکفین	2011-12	56	234
	2013-14	71	153

شادی	2011-12	177	233
	2013-14	212	234
ماہانہ	2011-12	34	101
	2013-14	42	106

نوٹ: ماہانہ امداد کے چیک جاری نہ کئے جاتے ہیں ان کی ادائیگی بذریعہ بنک آف پنجاب ہو رہی ہے۔

(ج) جو درخواستیں جس جس دفتر میں جس بناء پر Pending ہیں، یہ درخواستیں کب سے Pending ہیں تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام گرانٹس	سال	وہ درخواستیں جو زیر التواء ہیں (بہبود فنڈ لاہور)	وہ درخواستیں جو زیر التواء ہیں (DCO ساہیوال)	زیر التواء ہونے کی وجہ (بہبود فنڈ لاہور)	زیر التواء ہونے کی وجہ (DCO ساہیوال)
وظیفہ گرانٹس	2011-12 2013-14	238 308	NIL 305	اعتراضات کے متعلق درخواست گزار کو بذریعہ لیٹر آگاہ کر دیا گیا ہے۔ جیسے ہی ان اعتراضات کے جوابات موصول ہوں گے ان کو بھی چیکس جاری کر دیئے جائینگے۔	ان تمام کیسز کی جانچ پڑتال کی گئی جو بہبود فنڈ Rules کے مطابق نامکمل پائے گئے۔ لہذا تمام کیسز متعلقہ محکموں کو برائے تکمیل بھجوا دیئے گئے ہیں کیسز بعد تکمیل واپس دفتر ہذا میں موصول ہوں گے تو ان کی منظوری ڈسٹرکٹ بہبود فنڈ بورڈ ساہیوال سے

					حاصل کر کے چیک جاری کر دیئے جائیں گے۔
تجہیز و تکفین	2011-12	NIL	NIL		
گرانٹ	2013-14	NIL	NIL		
شادی	2011-12	233	04	اعتراضات کے متعلق درخواست گزار کو بذریعہ لیٹر آگاہ کر دیا گیا ہے۔ جیسے ہی ان اعتراضات کے جوابات موصول ہوں گے ان کو بھی چیک جاری کر دیئے جائیں گے۔	ان تمام کیسز کی جانچ پڑتال کی گئی جو بہبود فنڈ Rules کے مطابق نامکمل پائے گئے۔ لہذا تمام کیسز متعلقہ محکموں کو برائے تکمیل بھجوا دیئے گئے ہیں کیسز بعد تکمیل واپس دفتر ہذا میں موصول ہوں گے تو ان کی منظوری ڈسٹرکٹ بہبود فنڈ بورڈ ساہیوال سے حاصل کر کے چیک جاری کر دیئے جائیں گے۔
گرانٹ	2013-14	234	02		
	2011-12	22	02		
ماہانہ امداد	2013-14	42	06		

(د) دفتر پنجاب بہبود فنڈ میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے کوئی درخواست Pending نہیں ہے۔ البتہ جن درخواستوں پر اعتراضات لگے ہیں ان کے اعتراض موصول ہونے پر ان سب کو چیک جاری کر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 مئی 2015)

پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*5905:جناب محمد ارشد ملک،ایڈووکیٹ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے ریٹائرڈ ملازمین کو کون کون سے اضلاع میں رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے سکیمیں بنائی ہیں، تفصیل بتائی جائے ؟

(ب)پنجاب کے کون کون سے اضلاع میں رہائش گاہوں کے لئے اراضی خریدی گئی ہے، ضلع وائز تفصیل بتائی جائے، نیز پرائیویٹ پارٹنرشپ پالیسی کے تحت محکمہ کو کن کن کمپنیوں نے اراضی فراہم کرنے کے لئے رابطہ کیا،ان کے نام اور اراضی کی تفصیل بتائیں ؟

(ج)کیایہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے تحت ریٹائرڈ ملازمین کو حکومت رہائش گاہیں فوری فراہم نہیں کر سکتی کیاان کی جتنی رقم کی کٹوتی کی گئی وہ واپس کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تواس پر کتنے فیصد منافع دیاجائے گا، مکمل تفصیل سے ایوان کوآگاہ کریں ؟

(تاریخ وصولی30جنوری2015 تاریخ ترسیل19مارچ2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت لاہور، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان اور راولپنڈی میں ریٹائرڈ ملازمین کو رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے سکیمیں بنائی گئی ہیں اور مستقبل میں خانیوال، سیالکوٹ، ساہیوال میں ریٹائرڈ ملازمین کو رہائش گاہیں / پلاٹس فراہم کرنے کے لئے سکیموں کی تعمیر کا عمل جاری ہو چکا ہے۔

(ب)پنجاب کے اضلاع لاہور 894کنال 1مرلہ، ملتان 323کنال، ڈیرہ غازی خان میں 2کنال 4 مرلے کل 1219کنال 5مرلے اراضی خریدی گئی ہے۔ پنجاب کے اضلاع لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان میں بذریعہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پالیسی، ملکیتی صوبائی حکومت، حصول اراضیات زیر ایکٹ 1894اور خرید کر کے حاصل کی گئیں۔اس طرح پی جی ایس ایچ

ایف کے پاس کل رقبہ 14078 کنال 14 مرلے موجود ہے جس کی تفصیل (تتمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ملتان میں ہاؤسنگ سکیم کے لئے پرائیویٹ مالکان نے زیر پالیسی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت شراکت کی دعوت پر مثبت جواب دیا تھا۔چنانچہ اکتیس مالکان اراضی نے 1666 کنال اراضی بحق پی جی ایس ایچ ایف حوالہ کی ہے۔ جس کی بنیاد پر کچھ رقبہ اس کے ملحقہ 169 کنال 13 مرلے زیر ایکوزیشن ایکٹ سال 1894 اور ہمراہ 323 کنال خرید کردہ اراضی کل 2160 کنال رقبہ پر مشتمل ہاؤسنگ سکیم بنائی گئی۔ پنجاب کے تمام اضلاع میں مزید اراضی کے حصول کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پالیسی کے تحت محکمہ نے مورخہ 13-09-25 کو اخبار میں اشتہار دیا تھا۔ جس کے جواب میں کسی بھی کمپنی / مالک اراضی نے پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کو اراضی فراہم کرنے کے لئے رابطہ نہ کیا ہے۔اضلاع لاہور اور گوجرانوالہ میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پالیسی پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے مالکان اراضی سے متعدد بار روابط کیے گئے ہیں لیکن مالکان اراضی کی طرف سے تاحال مثبت جواب میسر نہ آیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ اس سکیم کے تحت حکومت ریٹائرڈ ملازمین کو رہائش گاہیں / پلاٹس (بروئے ایکٹ ترمیم شدہ) فراہم نہیں کر سکتی۔اس سکیم کے تحت پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے 9 اضلاع میں زمین حاصل کر رکھی ہے۔لاہور، فیصل آباد، ملتان اور بہاول پور میں سکیمیں مکمل کی جا چکی ہیں۔لاہور میں 1342 ریٹائرڈ ملازمین کو مکان جبکہ فیصل آباد، ملتان اور بہاول پور میں 4323 ریٹائرڈ ملازمین کو سنیارٹی بمطابق تاریخ ریٹائرمنٹ رہائشی پلاٹ الاٹ کئے جا چکے ہیں۔2 اپریل 2015 کو ڈیرہ غازی خان میں 1112 پلاٹ جبکہ 4 جون 2015 کو راولپنڈی میں 2788 پلاٹ مستحقین ریٹائرڈ ملازمین کو الاٹ کر دیئے جائیں گے۔

قانون کے مطابق کوئی بھی ممبر اپنی ممبر شپ کو منسوخ کر کے جمع شدہ رقم واپس لے سکتا ہے۔

منافع کی شرح پی جی ایس ایچ ایف کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے مالی سال 05-2004 اور 2005-06 کے لئے 1%، 07-2006 کے لئے 10%، 08-2007، 09-2008 اور 2009-

10 کے لئے 0% طے کی گئی تھی۔ جبکہ منافع کی بابت 18 اپریل 2012 کو پنجاب اسمبلی نے پی جی ایس ایچ ایف ایکٹ 2004 میں ترمیم بذریعہ ترمیمی ایکٹ XXXVII of 2012 Act کر کے جمع شدہ رقم پر منافع ختم کر دیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 مئی 2015)

سرکاری ملازمین کو بہبود فنڈز سے ملنے والی مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*6008: باؤ اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازم کی دوران ملازمت وفات پر اس کی بیوہ یا فیملی ممبر کو حکومت بہبود فنڈ سے ماہانہ امداد جاری کرتی ہے، گریڈ وائز تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ امداد جو آخری بار 2002ء میں بڑھائی گئی تھی حالیہ مہنگائی کی وجہ سے ناکافی ہے، کیا حکومت اسے بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس امداد میں گریڈ کے لحاظ سے کافی فرق ہے کیا حکومت اس فرق کو کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 فروری 2015 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ سرکاری ملازم کی دوران ملازمت وفات پر اس کی بیوہ یا فیملی ممبر کو بہبود فنڈ سے ماہانہ امداد جاری کی جاتی ہے۔ گریڈ وائز تفصیل درج ذیل ہے:-

BS	Amount Rs. (Per Month)
1 to 10	Rs. 1300/-
11 to 16 (non-gazetted)	Rs. 1700/-
16 & 17	Rs. 3500/-
18 & 19	Rs. 6000/-

20 & Above	Rs. 8000/-

(ب) یہ درست ہے کہ موجودہ امداد جو آخری بار 2002 میں بڑھائی گئی تھی اور حکومت بہبود فنڈ کے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس امداد میں اضافہ پر غور کرے گی۔

(ج) اس امداد کی گریڈ وائز تفصیل "جواب الف" میں دی گئی ہے۔ چونکہ بہبود فنڈ کی کٹوتی بنیادی تنخواہ کا تین فیصد ہے اور ہر گریڈ کی بنیادی تنخواہ مختلف ہے اسی لیے ماہانہ امداد کی رقم بھی گریڈ کے حساب سے مختلف مختص کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 مئی 2015)

لاہور
مورخہ 8 جون 2015

رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری

بروز بدھ مورخہ 10 جون 2015 محکمہ سروسز اینڈ جنرل اینڈ منسٹریشن کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	میاں محمد اسلم اقبال	2154-2153-2146
2	جناب ظہیر الدین خان علیزئی	2985
3	محترمہ فائزہ احمد ملک	3171-3054
4	شیخ علاؤالدین	3591
5	ڈاکٹر سید وسیم اختر	4878-2470
6	جناب احسن ریاض فتیانہ	3111
7	محترمہ حنا پرویز بٹ	5257
8	میاں طارق محمود	5388
9	محترمہ خدیجہ عمر	5584 -5425
10	جناب امجد علی جاوید	5857 -5848
11	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	5905 -5903
12	باؤ اختر علی	6008